بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۶ شہادت ۱۳۴۳ ہش ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۲۶ اپریل ۱۹۶۴ء	نمبر ۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کل جمعہ کے روز کراچی سے مکرم ڈاکٹر ذکی حسن صاحب حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے اور معائنہ کے بعد علاج کے بارہ میں ہدایات دیں۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ اپریل۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں حج سے متعلق سورۃ بقرہ کی بعض آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ قرآنی دعا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ایک بہت جامع دعا ہے اور حج اور اس کے بعد کے ایام سے اس کا خاص تعلق ہے احباب کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس دعا کو بکثرت پڑھتے رہیں اور موجودہ ایام میں تو تکبیرات کے ساتھ ساتھ اس کا خاص طور پر ورد کریں

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے

حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا آنحضرتؐ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے

"یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو ویسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالےٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید الضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔ یہ قربانیاں اس کا لُبّ نہیں پوست ہیں، روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم تعیشات قرار دیئے گئے ہیں۔ ... مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔ درحقیقت اس دن میں بڑا اسرار یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقرباء و اعزاء کا خون بھی خفیف نظر آئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو و لعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صـ۳۲ و ۳۳)

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی بابرکت تقریب

نماز عید مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی

قربانی کی اہمیت اور اس کے فلسفہ پر ایمان افروز خطبہ

ربوہ — مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۶۴ء بروز جمعرات ربوہ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب اسلامی شعار کے مطابق پورے اہتمام سے منائی گئی۔ حسب پروگرام اہل ربوہ نے مسجد مبارک میں جمع ہو کر آٹھ بجے صبح مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی۔ چونکہ اہل ربوہ کے علاوہ چنیوٹ، احمد نگر، لائل پور، سرگودھا اور بعض دیگر مقامات کے احباب بھی اس موقعہ پر خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے مسجد کے باہر بھی شامیانے لگا دیئے گئے تھے۔ تاکہ احباب بسہولت نماز ادا کر سکیں۔ نہ صرف مسجد پوری طرح بھری ہوئی تھی بلکہ باہر بھی دور دور تک صفیں بندھی ہوئی تھیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد مکرم شمس صاحب نے خطبہ دیتے ہوئے قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی روشنی میں عید الاضحیٰ کی غرض و غایت نیز قربانی کی اہمیت اور اس کے فلسفہ کو دلنشین انداز میں واضح فرمایا

(باقی صـ۲ پر)

وقف جدید کی ایک اہم تحریک

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وقف جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی اپنی جماعتوں کے وعدہ جات کی فہرستیں جلد روانہ فرما دیں۔ اسی طرح وصول شدہ چندے جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اپریل ۶۴ء

ملتِ اسلامیہ اور مودودیت

"اخبار ایشیا کا احمدیت پر اظہار ناراضگی" کے زیر عنوان ہم نے مودودی صاحب کے حامی اخبار ایشیا کے چند حوالے دیکر بتایا ہے کہ کس طرح مودودی صاحب کے پسماندگان مودودی صاحب کی باغیانہ سرگرمیوں کی پردہ پوشی کے لئے بجائے مودودی صاحب کو مشورہ دینے کے جماعت احمدیہ کو کانٹوں میں گھسیٹنا چاہتے ہیں ہم نے بتایا ہے کہ یہ نادان سمجھتے ہیں کہ حکومت پر قادیانی نوازی کا الزام لگا کر وہ مودودی صاحب کی برأت عوام کے سامنے ثابت کر رہے ہیں۔ حالانکہ عوام اب ان کو بھی احراریوں کی طرح پہچان گئے ہیں۔

ہم نے اداریہ متذکرہ میں بتایا تھا کہ کس طرح مودودی صاحب احمدیت کے خلاف سازش کرتے رہے ہیں اور حکام سے بلکہ غیر ملکی لوگوں سے مل کر احمدیت کو بزور دبانے کی کوشش ناکام فرماتے رہے ہیں۔ مودودی اخبار ایشیا نے جو اداریہ "قادیانیت اور اس کا سیاسی کردار" کے زیر عنوان رقم کیا ہے اس میں لکھا ہے:-

"قادیانیت کو ملتِ اسلامیہ
نے کبھی اپنا دینی جزو نہیں سمجھا"
(ایشیا ۱۳ ۴/۶۴)

ہم ایشیا کے اداریہ نویس سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ "ملتِ اسلامیہ" سے ان کی کیا غرض ہے۔ کیا ملتِ اسلامیہ ان چند اہل علم حضرات کا نام ہے جن کا پہلے تو حاشیہ نشین اور بعد میں رہنما بن کر مودودی صاحب نے احمدیت کے خلاف ۱۹۵۲-۵۳ء میں شورش برپا کی تھی اور جب پکڑ دھکڑ ہونے لگی خود تو بھاگ اٹھے اور تحقیقاتی عدالت میں طرح طرح کی بہانہ سازیاں کر کے اپنی صفائی کرنے اور سارا الزام دوسرے اہل علم حضرات پر دھرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ کیا "ملتِ اسلامیہ" انہی لوگوں کا نام ہے تو پھر یہ بھی آپکو معلوم ہے کہ انہی اہلِ علم حضرات نے مودودی صاحب اور ان کی "کالعدم جماعتِ اسلامی" کو ملتِ اسلامیہ سے بارہا علی الاعلان باہر بیان کیا ہے۔

باقی رہی جماعت مودودیہ اور خود مودودی صاحب۔ تو کیا "ملتِ اسلامیہ" اس کا نام ہے؟ اگر ایسا ہے تو اہل حدیث کے نزدیک "ملتِ اسلامیہ" صرف اہل حدیث کی جماعت ہے اور بریلویوں کے نزدیک ملت اسلامیہ صرف بریلویوں کی جماعت ہے وقس علیٰ ہذا۔ مودودیہ جماعت اور مودودی صاحب کے متعلق ایک سابقہ رکن کی رائے ملاحظہ ہو۔

"مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کی دعوت اور اس کے نتیجہ میں قائم ہونے والی جماعتِ اسلامی کے دو رُخ آجتک سامنے آئے ہیں۔ اس پکار نے کھینچا تو مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا ابو الحسن علی ندوی، مولانا امین احسن اصلاحی، محمد عبد الجبار غازی مولانا عبد الغفار حسن۔ محمد صدیق امرتسری رح، مولانا مسعود عالم ندوی رح اور بہت سے دوسرے ذی علم حضرات کو اور یہ سب کے سب اپنے تابناک ماضی کو بڑی حد تک خیر باد کہہ کر آئے اور اکثر نے اپنی کشتیاں صحیح معنوں میں جلا ڈالیں اور تقریباً سبھی نے مستقبل کے خطرے کو دیکھا مگر اسے نظرانداز کر کے جس بات کو حق سمجھا اپنی توانائیاں اس کی خدمت و سربلندی کے لئے وقف کر دیں۔

یہ مولانا مودودی صاحب کی تحریک کا ایک رخ ہے اور بڑا تابناک کہ اس نے علم، تقوے، وجاہت اور صلاحیت کا ہر اعتبار سے نمایاں و ممتاز افراد کو اپنی جانب کھینچا لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جو صاحبِ علم و دانش اس کی جانب بڑھا وہ تھوڑے یا زیادہ عرصے کے بعد بالآخر الٹے پاؤں جا بھاگا۔ چنانچہ جن بزرگوں کے اسمائے گرامی اوپر عرض کئے گئے ہیں ان میں بجز ایک مخلص نرے قائد — مولانا مسعود عالم ندوی علیہ الرحمۃ کے سبھی اس جماعت سے الگ ہوئے جو مولانا ممدوح نے قائم کی تھی۔

اور یہ سب کے سب مولانا مودودی کی شخصیت اور ان کی تحریک کے بارے میں اپنی رائے تبدیل کرنے پر مجبور ہوئے۔ رہا مولانا مسعود عالم کا حال اس باب میں کیا رہا؟ آہ کہ شاید یہ داستان اب کبھی نہ سنائی جائے گی۔

...... البتہ اب ایک بات ہمارے نزدیک دینی واجب کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اور وہ یہ کہ یہ حیرت جو بعض لوگوں کو اشخاص کے خلاف جارحیت اور اشتعال انگیزی ایسے گناہوں پر برانگیختہ کرتی ہے کہ ذی علم لوگ مولانا مودودی صاحب کی تحریک سے متاثر ہوئے اور ان کی جماعت میں شامل ہو گئے لیکن تھوڑے یا لمبے عرصہ کے بعد وہ اس جماعت سے الگ ہو گئے مگر کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ جو شخصیت اور تحریک ان بڑے بڑے لوگوں کو اپنی جانب کھینچ لیتی ہے وہ اپنی اندر کونسی منفی (NEGATIVE) قوت رکھتی ہے کہ جو اس پاور ہاؤس کے قریب پہنچتا ہے وہ اسے جھٹک دیتی ہے۔

کمزور تو وہیں دم توڑ دیتے
ہیں اور جن میں کچھ جان ہوتی
ہے ان پر سکتے کی حالت طاری
ہو جاتی ہے، نہ وہ کچھ زبان
سے کہتے ہیں کہ ان پر کیا بیتی
اور نہ کم نگاہی کے مریض تماشبین
یہ سمجھ پاتے ہیں کہ ان پر کیا گزر گئی؟"
(ہفت روزہ المنبر)

اگر یہی "ملتِ اسلامیہ" ہے جس سے ایشیا کے مدیر "جماعتِ احمدیہ" کو باہر خیال کرتے ہیں تو اسلام کا خدا حافظ۔

ہم ایک گزشتہ اداریہ میں تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا ایک حوالہ دے کر بتا چکے ہیں کہ کس طرح مودودی ۱۹۵۲-۵۳ء میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف ہنگامہ آرائی میں شامل ہوئے۔ ذیل میں ہم روزنامہ نوائے وقت کا ایک حوالہ درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مودودی صاحب نے کس طرح بعد میں اپنی صفائی پیش کرنی چاہی اور اس صفائی سے کیا نتائج مترتب ہوتے ہیں:-

"مولانا مودودی سے بھی بجا طور پر دو سوال کئے جا سکتے ہیں کیا یہ راز آپ پر آج فاش ہوئے ہیں؟ اگر آپ پر یہ خود غرضی شروع سے ہی روشن تھی تو جب "مسلمانوں کے سروں کو" آپ کے قول کے مطابق "شطرنج کے مہروں کے طور پر استعمال" کیا جا رہا تھا۔ اس وقت آپ نے قوم کو کیوں خبردار نہ کیا کہ اس سے دھوکہ کیا جا رہا ہے؟ ۵ مارچ کو گورنمنٹ ہاؤس کے اس جلسہ میں جو امن کی اپیل کے لئے بلایا گیا تھا آپ کا رویہ آپ کے اس بیان کے بالکل برعکس تھا۔ اور "مسلمانوں کے سروں کو بچانے کے لئے" امن کی اپیل پر دستخط کرنے سے آپ نے صاف انکار کر دیا تھا اس کے لئے اس اجلاس کی ناکامی کی ذمہ داری اگر کسی فرد واحد پر عائد کی جا سکتی ہے تو وہ آپ ہیں آخر اس وقت گورنر پنجاب وزیر اعلیٰ پنجاب اور لاہور کے ذمہ دار اکابر و عمائد کے جلسہ پر آپ نے اس راز کو کیوں فاش نہ کیا کہ سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں بلکہ نام و شہرت کا ہے اور خود غرض لوگ اپنی ذاتی اغراض کے لئے خدا اور رسول کے نام سے کھیل رہے ہیں اور "مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کے طور پر استعمال" کر رہے ہیں آج ۲۷-۲۸ ماہ بعد اس انکشاف سے تو عام آدمی اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ آپ کے سامنے بھی سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں "نام اور شہرت" کا تھا۔ اور آپ اپنی اغراض کے لئے خدا اور رسول کے نام سے کھیل رہے تھے اور آپ نے بھی مسلمانوں کے جان و مال کو اپنی اغراض کے لئے جوئے کے داؤں پر لگا دیا۔

(ب) دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ جو پوری ملتِ اسلامیہ کی انقلابی قیادت کے دعویدار اور امارت کے مدعی ہیں کیا آپ ایسے ہی ڈھلمل یقین آدمی ہیں کہ خود اپنے قول کے مطابق آپ یہ رائے قائم کرتے ہیں کہ "...... میں نے فوراً یہ رائے قائم کی کہ مجھے اٹھ کر ابھی کنونشن سے علیحدگی کا اعلان کر دینا چاہیئے چنانچہ میں نے ......" لیکن چند ہی منٹ کے بعد خود آپ کے بیان کے مطابق "اس کے بعد دوسرا خیال میرے ذہن میں آیا" اور آپ نے اپنی رائے بدل دی اور آپ کنونشن سے چمٹے رہے اور اب پورے سوا دو سال بعد آپ کو یہ خیال آیا کہ آپ کو مسلمانوں کو اس خطرہ سے خبردار کرنا چاہیئے خود ہی فرمایئے کہ ایسے ڈھلمل یقین اور متذبذب کیریکٹر کے لیڈر کے متعلق اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ وہ آئندہ کسی ایسے ہی کڑے اُس کے وقت قوم کی کشتی کو عین منجدھار میں نہ جا ڈبوئے گا۔"

(اخبار "نوائے وقت" لاہور
۴ جولائی ۱۹۵۵ء)

درخواستِ دعا

ماریشس سے ہمارے بھائی ہدایت سوقیہ صاحب کا خط آیا ہے کہ ان کی بہن خادومتہ لمبے عرصہ سے بیمار اور ہاتھ پاؤں کے استعمال سے محروم ہیں۔ وہ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی چھوٹی بہن کو صحت دے تا وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو جائے اور مفید اور بابرکت زندگی گزار سکے۔

مرزا رفیع احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں آفتاب اسلام کی ضیا باریاں

- ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تقاریر • پریس کانفرنسوں میں شرکت • لٹریچر کی وسیع ترسیل و اشاعت
- مختلف پبلک جلسوں میں شمولیت • شہرۂ آفاق مؤرخ پروفیسر ٹائن بی سے ملاقات
- معزز مہمانوں کی آمد • IJEBU-ODE میں نئے مشن ہاؤس کی تعمیر

تبلیغی رپورٹ از یکم جنوری تا ۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء

از مکرم نورہ محمد نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو متعدد بار ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تقاریر کا موقعہ ملا۔ ٹیلی ویژن پر روزوں کے متعلق ایک پروگرام دکھایا گیا جس میں چار اشخاص نے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ اس پروگرام میں خاکسار نے بھی حصہ لیا۔ اس کے علاوہ ٹیلی ویژن پر ایک تقریر کا موقعہ ملا۔ اس تقریر کا موضوع "روزوں کا اخلاقی پہلو" تھا۔

ریڈیو پر ایک خطبہ ہماری مسجد سے نشر ہوا۔ خاکسار نے صدقۃ الفطر پر ایک تقریر کی۔ عید کے روز عید کا پیغام نشر ہوا۔ ہماری عید کے خطبہ کا خلاصہ بھی عید کی خبروں میں نشر کیا گیا۔ ایک دفعہ مستقل پروگرام آپ کے سوالات کے جوابات نشر ہوا۔ اس عرصہ میں ہمارے سیکرٹری صاحب Mr. A. R. A. OTULE نے مشن کی گزشتہ چھ ماہ کی کارروائی کا خلاصہ ریڈیو سے نشر کیا۔ خاکسار نے تین دفعہ ریڈیو پر قرآن کریم کی تلاوت کی۔

اس کے بعد جماعت کے جن احباب نے ریڈیو پر مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ برادرم مکرم عبد الحمید صاحب بھٹی پرنسپل مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج مسٹر S. B. Gima ہیڈ ماسٹر فضل عمر احمدیہ سکول لیگوس۔ مسٹر ایم۔ بی این اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری احمدیہ مشن نائیجیریا مسٹر عبد السلام اولا تُندے (OLATUNDE) اور مسٹر ظفر الیاس۔

پریس کانفرنس میں شرکت

ایک روسی وفد کی پریس کانفرنس میں شرکت کی گئی۔ اور ان سے روس میں مذہب کے متعلق استفسارات کئے۔ اخباروں نے اور ریڈیو نے خاکسار کے سوالات کا خاص طور پر ذکر کیا۔ پریس کانفرنس کے بعد بعض اخبار نویسوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ وفد نے سوالات کے صحیح جوابات دینے سے گریز کیا ہے۔ ایک نمائندے نے ملک روس میں مذہب کی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ چونکہ وہاں لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ہیں اس لئے اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہاں مذہب کو مکمل آزادی ہے

Malaysia کے ایک وفد کی پریس کانفرنس میں شرکت کی اور ان سے ان کے علاقہ میں احمدیت کے ساتھ حکومت کے سلوک کے متعلق سوالات کئے گئے۔ سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ انہوں نے انہی سوالات کے جواب دیئے اور کہا کہ مسلمانوں کے متعلق قانون بنانے سے قبل وہ مسلمان علماء سے مشورہ لے لیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

ایک پاکستانی وفد کی پریس کانفرنس میں شرکت کی۔ یہ وفد کشمیر کی پوزیشن کو واضح کرنے آیا تھا۔ پریس کانفرنس کے بعد سردار ابراہیم صاحب اور خواجہ شہاب الدین صاحب سے مفید گفتگو کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے بعد ازاں اخبار ٹروتھ کے تازہ پرچے اور اخبار ٹروتھ کا پاکستان اور کشمیر کے متعلق بارہ سالہ Index ان تمام حضرات کو بھیجا۔

نائیجیریا کے بعض جرنلسٹس جو پاکستان اور ہندوستان کے دورے پر جا رہے تھے ان کی ایک الوداعی پارٹی میں شرکت کی۔ اور ان کے لیڈر کو ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔ اس سلسلہ میں وکالت تبشیر کو اور لاہور میں مکرم ثاقب زیروی صاحب کو اطلاع بھجوائی۔

ریڈیو نائیجیریا نے اپنے سالانہ رسالے میں (جس میں سال بھر کی رپورٹ شائع ہوتی ہے) مسٹر ناصر نکلسکی (جرمن) کی تصویر شائع کی۔ یہ صاحب گزشتہ سال نائیجیریا تشریف لائے تھے۔ اور ہم نے ریڈیو والوں سے ان کا انٹرویو لیا تھا اور ریڈیو سے انہوں نے ایک تقریر بھی نشر کی تھی۔

خاکسار کافی عرصہ سے یہاں کے دو روزناموں کے ہفتہ واری کالم لکھتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک اور روزنامے نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس کے لئے بھی کالم لکھا کروں۔ چنانچہ ان تین روزناموں کیلئے ہر ہفتہ ایک ایک کالم لکھنا پڑتا ہے۔ ان میں سے ایک اخبار لیگوس میں چھپتا ہے۔ ایک کانو سے اور ایک جوس سے۔

ان کالموں کے ذریعہ قارئین کو عام معلومات بہم پہنچانے کے علاوہ ایک فائدہ بھی ان سے اٹھایا جاتا ہے۔ کہ گاہے گاہے ان میں اعلان کیا جاتا ہے کہ لوگ ہم سے سوال پوچھیں اور تبلیغ کے لئے ہم مفت لٹریچر حاصل کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھی خطوط ملتے رہتے ہیں۔

لٹریچر کی وسیع ترسیل و اشاعت

گزشتہ ایام میں ایک عیسائی مشن (امریکی) کی طرف سے شائع شدہ ایک پمفلٹ ملا جس کا عنوان ہے "میں کونسا راستہ اختیار کروں"۔ اور اس میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق امیر و مبلغ انچارج غانا کے ایک پمفلٹ کا حوالہ بھی اس میں دیا گیا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے پمفلٹ شائع کرنے والوں کو اپنا لٹریچر بھیجا۔ اور اخبار ٹروتھ بھی باقاعدگی کے ساتھ بھیجنا شروع کر دیا۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ان لوگوں نے مجھے خط لکھا کہ میں اپنا اخبار ان کو ہرگز نہ بھیجوں۔ اور کہ وہ ہمارے خیالات کو سراسر غلط سمجھتے ہیں۔

ٹیلی ویژن کے پروگرام ڈائریکٹر جو امریکن ہیں کچھ اپنا لٹریچر بھیجا۔ جس پر انہوں نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔

جاپان میں نئے قائم شدہ احمدیہ مشن کو بذریعہ ہوائی ڈاک اپنا لٹریچر بھیجا۔ اور کیلنڈر بھی۔ مسٹر نور احمد ٹکانی نے جو اس مشن کے لیڈر ہیں لٹریچر اور کیلنڈر کی وصولی پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ امید ہے کہ وہ اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔

برادرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ لائبیریا کے کہنے پر کانگو میں فرنچ زبان میں لٹریچر بھیجا۔

نائیجیریا میں ایک ملٹری سکول کے طلباء نے ہمارے لٹریچر میں دلچسپی کا اظہار کیا چنانچہ ان کو ضروری کتب ارسال کی گئیں۔

انگلستان سے ایک عورت نے ہمیں خط لکھا۔ کہ ہمارا لٹریچر ان کے کسی دوست نے ان کو دکھایا ہے۔ اور چونکہ وہ مذاہب کے مقابلہ میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ اس لئے انہیں بھی لٹریچر دیا جائے۔ چنانچہ ضروری کتب ان کو ارسال کی گئیں۔

ان کے علاوہ نائیجیریا کے قریباً ۸۰ ریڈنگ رومز کو اخبار مہیا کیا گیا۔ اور مشن ہاؤس میں آنے والے دوستوں کو بھی حسب موقعہ مشن کا لٹریچر دیا گیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تین پمفلٹ He came to reform، One Message سوپریا زبان میں اور Five points چھپوائے گئے۔

تیسرے پمفلٹ کے متعلق یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ اس کا ذکر امریکہ کے مشہور اخبار Time میں بھی آچکا ہے جہاں یہ بات وضاحت سے بیان کی گئی تھی کہ اس کے پانچ نکات یہ ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں تھے۔ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ وہ دوبارہ جی نہیں اٹھے تھے۔ وہ آسمان پر نہیں گئے تھے۔ اور وہ بذات خود اس دنیا میں نہیں آئیں گے۔

ان پمفلٹوں کے علاوہ نائیجیریا مشن کا ایک البم بھی شائع کیا جا رہا ہے جو امید ہے عنقریب تیار ہو جائے گا انشاء اللہ

(باقی)

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے [illegible] کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو "الفضل" بہت حد تک دور کر سکتا ہے کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے۔ (مینیجر الفضل)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی حیاتِ مقدسہ پر ایک نظر

۱۹۶۱ء کے حالات

آپ کی عظیم الشان خدماتِ سلسلہ اور مسلسل دینی جہاد

(قسط دہم)

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

لاہور میں ساڑھے چھ ماہ کے طویل قیام کے بعد سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ ۲۵ فروری کو ربوہ واپس پہنچ گئیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جو اس عرصہ میں ان کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں اور فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ میں ان کے لئے دعا کر کے اُن کے احسان کا بدلہ اتار سکوں گو حق یہ ہے کہ احسان ایسا قرضہ ہے جو حقیقتاً کبھی اتر ہی نہیں سکتا اِلّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہ"

(الفضل ۲۸ فروری ۶۱ء)

۶۱ء میں مجلس افتاء کے جو اراکین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمائے اُن میں پہلا نام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا رکھا۔

(الفضل ۲ مارچ ۱۹۶۱ء)

مارچ ۱۹۶۱ء کے رمضان المبارک میں آپ نے جماعت کے مقامی اور ضلع وار امراء کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے حلقہ کے احمدی نوجوانوں اور بچوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اسباب کی کوشش کریں اور نگرانی رکھیں کہ ان کے اندر سچ بولنے کی عادت۔ محنت و جفاکشی۔ دیانت و امانت۔ جماعتی کاموں میں ذوق شوق نمازوں اور دعاؤں میں پابندی اور تلاوت قرآن مجید کا کردار پیدا ہو۔

(الفضل ۹ مارچ ۶۱ء)

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی بیماری کے سلسلہ میں آپ کو رمضان المبارک کے چند ایام لاہور میں بسر کرنے کا اتفاق ہوا۔ تو واپسی پر آپ نے ایک مضمون میں تحریر فرمایا۔

"میں سفر کا بہت کچا ہوں یا یوں سمجھ لیجئے کہ مرکز کا سخت دلدادہ ہوں۔ قادیان کے زمانہ میں میری ساری عمر قادیان میں اور ربوہ کے زمانہ میں ربوہ میں گزری ہے اور بہت کم باہر رہا ہوں اور رمضان کا مہینہ تو میں نے خاص طور پر ہمیشہ مرکز میں گزارا ہے حالات ذ کالمعدوم لیکن اس سال ایسا اتفاق ہوا کہ ام مظفر احمد کی بیماری کے تعلق میں مجھے اس رمضان کے ابتدائی چند دن لاہور میں گزارنے پڑے اور میں نے یوں محسوس کیا کہ گویا ایک مچھلی کو تالاب سے باہر نکال کر میدان میں پھینک دیا گیا ہے۔"

آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہ مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے والوں میں خاصی تعداد اُن مخلصین کی ہے جو بیرونی مقامات سے آ کر ربوہ میں رمضان کا آخری عشرہ گزارنا چاہتے ہیں۔ اس امر کی تحریک فرمائی کہ

"کیا اچھا ہو کہ ربوہ کے قریبی اضلاع یعنی لاہور۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ شیخوپورہ گوجرانوالہ اور گجرات وغیرہ سے ہر سال کوئی نہ کوئی دوست ربوہ آ کر رمضان کا مہینہ یا کم از کم رمضان کا آخری عشرہ گزارا کریں اور رمضان کی برکات کا وہ روح پرور نظارہ دیکھیں جو اس وقت پاکستان میں ربوہ کے سوا کسی اور مقام کو حاصل نہیں۔"

(الفضل ۱۴ مارچ ۶۱ء)

۲۲ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے افتتاح کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاتھ نمائندگان شوریٰ کے نام ایک پیغام ارسال فرمایا اور حضرت میاں صاحب کو ہی شوریٰ کی کارروائی جاری کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت میاں صاحب نے حضور کا افتتاحی پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے بعد آپ کی صدارت میں ہی شوریٰ کی مکمل کارروائی ہوئی"۔ (الفضل ۲۴ مارچ ۶۱ء)

مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں سب کمیٹی نظارتِ علیا نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ:۔

"سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایک ایسا بورڈ مقرر ہو جو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید اور وقف جدید کے کاموں کی نگرانی کرے اور جائزوں سے تجاویز حاصل کرے تاکہ ہر سہ اداروں جات مذکورہ کا کام بیش از پیش ترقی پذیر ہو۔ اس بورڈ کے سات ممبر ہوں یعنی صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور وقف جدید کے صدر صاحبان اور تین ممبر جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے نمائندہ ہوں اور حضور سے عرض کیا جائے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو اس کا صدر مقرر فرمایا جائے اور صدر صاحب موصوف ہی جماعتوں کے تین نمائندے خود منتخب فرمالیں۔ اس بورڈ کا یہ بھی فرض ہو کہ وہ صدر انجمن احمدیہ اور مجلس تحریک جدید اور مجلس وقف جدید میں رابطہ قائم رکھے"

مجلس مشاورت کی اکثریت نے اس تجویز کے ساتھ اتفاق کیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے منظور فرمالیا جس کے ماتحت آپ نگران بورڈ کے صدر مقرر ہو گئے۔ (رپورٹ مشاورت ۱۹۶۱ء صفحہ ۲۶)

نگران بورڈ کا پہلا اجلاس آپ کی صدارت میں ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء کو تحریک جدید کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا۔

(الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۶۱ء)

مئی ۱۹۶۱ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ اس وقت تک میں ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے ایک مکان میں کرایہ دار کے طور پر رہتا تھا لیکن اب میں نے اپنا ذاتی مکان محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں بنالیا ہے۔ جس کا نام میں نے نیک فال کے طور پر قرآن مجید کے الفاظ میں "البشریٰ" رکھا ہے اور میں اس مکان میں ۲۰ اپریل ۶۱ء کے دن سے جو حسن اتفاق سے میری پیدائش کا بھی دن ہے منتقل ہو گیا ہوں۔ میں مکان کی رہائش کی ابتداء میں نے بعض مسلسل کو ٹھہرانے سے کی ہے۔ دوست اس مکان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(الفضل ۲۰ مئی ۶۱ء)

۱۲ جون کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نخلہ تشریف لے گئے حضور نے امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقرر فرمایا۔

(الفضل ۱۴ جون ۶۱ء)

جولائی ۱۹۶۱ء میں آپ نے نگران بورڈ کے اس فیصلہ کا اعلان فرمایا کہ مرکز میں اور بیرونی مساجد میں بھی علمی ترقی اور روحانی اور اخلاقی تربیت کی غرض سے جہاں تک ممکن ہو اور مقامی حالات اجازت دیں۔ درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہو جانا چاہئے۔ خصوصاً درس قرآن مجید اور درس احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلسلہ حتی الوسع ہر احمدیہ مسجد میں جاری کیا جانا چاہیئے اسی طرح آپ نے اس فیصلہ کا اعلان فرمایا کہ ربوہ کے مقیم لوگوں کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً مسجد مبارک ربوہ میں عصر کی نماز کے بعد روزانہ (باستثناء جمعہ کے) قرآن مجید کے ایک رکوع کا باقاعدہ درس ہونا چاہیئے۔ آپ نے یہ فیصلہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی احمدی خاتون پردہ نہیں کرتی تو انہیں سمجھانے اور ہوشیار کرنے کے بعد ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے اسی طرح اگر کوئی احمدی والد یا خاوند اپنی بچیوں اور بیوی کو پردہ نہیں کرانا۔ تو ایک دفعہ ہوشیار کرنے کے بعد اس کے خلاف بھی مناسب کارروائی نظارت امور عامہ کرے۔

(الفضل ۸ جولائی ۶۱ء)

جولائی ۱۹۶۱ء میں ربوہ کے لڑکوں اور لڑکیوں کے سکولوں کا جو میٹرک کا نتیجہ نکلا چونکہ وہ اچھا نہیں تھا۔ اس لئے آپ نے بڑے زور سے افسران متعلقہ کو توجہ دلائی کہ "وہ ہمارے سکول کے افسروں کو غور اور مشورہ کر کے اپنے نتیجوں کو بہتر بنانے کی بہت سنجیدہ کوشش کرنی چاہیئے"۔ (الفضل ۱۹ جولائی ۶۱ء)

اسی مہینہ میں آپ نے صدر نگران بورڈ کی حیثیت سے دوستوں کو توجہ دلائی کہ "اگر جماعت کے کسی صیغہ میں کوئی نقص نظر آئے یا کوئی امر قابلِ اصلاح دکھائی دے تو غیر متعلق لوگوں میں بات کرنے کی بجائے صحیح اسلامی طریقہ یہ ہے اور عقل و دانش کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اس صورت میں براہِ راست صیغہ متعلقہ کے افسر کو توجہ دلانی چاہیئے۔ ورنہ فتنہ پیدا ہو گا۔ اور جماعت میں بے چینی کا دروازہ کھلے گا"

(الفضل ۲۰ جولائی ۶۱ء)

جولائی ۶۱ء کے آخر میں آپ علاج کی غرض سے لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے دوستوں سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا کہ

"جب سے میں نے تو سیٹھ سال کی عمر سے تجاوز کیا ہے میرے دل پر بوجھ رہنے لگ گیا ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم والی عمر پالی مگر ابھی تک حقیقی طور پر نیک اعمال کا خانہ بڑی حد تک خالی ہے۔ اگر تھوڑی بہت نیکیاں ہیں تو وہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا نتیجہ اور آپ کا پاک ورثہ ہیں۔ مگر کمزوریاں سب کی سب میری اپنی کمائی ہیں۔ اور میرا کوئی ایسی پونجی نہیں جو خدا کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہو۔ پس مخلص احباب اپنی دعاؤں سے میری نصرت فرمائیں کہ میری بقیہ زندگی نیک اور خدمتِ دین میں کٹے اور انجام خدا کی رضا کے ماتحت اچھا ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین" (الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۶۱ء)

لاہور تشریف لے جانے پر آپ نے قائمقام امیر مقامی مولانا جلال الدین صاحب شمس کو مقرر

فرمایا (الفضل ۳۰؍جولائی ۶۱ء)

جماعتہائے انڈونیشیا کی بارہویں سالانہ کانفرنس جو ۱۸؍جولائی سے شروع ہوئی تھی اس میں علاوہ اور پیغامات کے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا (الفضل ۳۰؍جولائی ۶۱ء)

اگست ۱۹۶۱ء میں آپ نے سخت علالت کے باوجود بستر میں لیٹے لیٹے یا سہارے سے بیٹھے بیٹھے اس موضوع پر ایک نہایت پر درد مضمون لکھا کہ "بھائیو اپنے مستقبل

پر نظر رکھو اور اپنی اولاد کی

فکر کرو"

اور نصیحت کی کہ کشتی نوح اور ملفوظات کو بار بار پڑھو یہ دونوں کتابیں تربیت کے میدان میں جواہرات کی عدیم المثال کانیں ہیں جن کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں (الفضل ۱۹؍اگست ۶۱ء)

۱۷؍اگست کو آپ نے قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کی درخواست پر خدام کے نام ایک پیغام ارسال فرمایا جس میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ:۔

"میں ڈرتا ہوں کہ یہ پیغام طلبی اور
پیغام رسانی کا سلسلہ کہیں ایک
رسم بن کر نہ رہ جائے اور رسموں
سے میں بہت گھبراتا ہوں اور اپنے
عزیزوں کو بھی اس سے بچانا چاہتا
ہوں۔ لیکن چونکہ راولپنڈی کی جماعت
ان جماعتوں میں سے ہے جن کے ساتھ
مجھے خاص محبت ہے اس لئے بادلِ
نخواستہ ان کی خواہش کو پورا کر رہا
ہوں" (الفضل ۱۹؍ستمبر ۱۹۶۱ء)

اکتوبر ۱۹۶۱ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ میں اپنی طرف سے حج بدل کرانا چاہتا ہوں مخلص اور دعاگو اصحاب امیر مقامی کی وساطت سے مجھے اپنی درخواستیں بھجوادیں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ میری طرف سے مجوزہ حج بدل قبول فرمائے (الفضل ۱۲؍اکتوبر)

ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں جو یکم اکتوبر سے شروع ہوا جنرل سیکرٹری صاحب تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ نے آپ سے کوئی پیغام مانگا آپ نے پیغام تو دے دیا مگر اس میں یہ بھی تحریر فرمایا:۔

"پیغاموں کے مطالبہ میں غیر معمولی کثرت
پیدا ہو جانے کی وجہ سے میں ڈرتا
ہوں کہ یہ بھی ایک رسم بن کر
نہ رہ جائے اور جہاں رسم بنتی ہے
وہاں عام طور پر حقیقت غائب ہو
جایا کرتی ہے" (الفضل ۸؍اکتوبر ۱۹۶۱ء)

آپ نے اکتوبر کے مہینہ میں نگران بورڈ کے صدر کی حیثیت سے اس فیصلہ کا اعلان فرمایا کہ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ اور عہدیداران جماعت کے اجتماعات مناسب موقعہ پر مناسب مقامات میں وقتاً فوقتاً ضرور منعقد ہونے چاہئیں تاکہ وہ جماعت کی تربیت اور بیداری کا موجب ہوں اور نیکی اور خدمت اور قربانی اور اتحادِ جماعت کے جذبہ کو ترقی دیں (الفضل ۱۴؍اکتوبر ۱۹۶۱ء)

۲۰؍اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع شروع ہوا۔ اجلاس کا افتتاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک نہایت مؤثر اور جامع خطاب کے ساتھ فرمایا۔ (ء ۲۲؍اکتوبر ۱۹۶۱ء)

۲۸؍اکتوبر کو انصاراللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع شروع ہوا اس اجتماع کا افتتاح بھی قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا (ء ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے رسالہ "قرآن کا اوّل و آخر" کا نومبر ۱۹۶۱ء میں انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔ یہ ترجمہ محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے نے کیا تھا جسے کراچی احمدیہ مشن الیوسی ایشن نے شائع کیا۔ (ء ۵؍نومبر ۱۹۶۱ء)

۳؍دسمبر کو جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہ افتتاح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک لمبی دعا اور خطاب سے فرمایا۔ افتتاحی خطاب میں آپ نے جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کی ہر نوع تکمیل اور اس میں ایک اعلیٰ درجہ کی لائبریری کے قیام کی اہمیت پر زور دیا۔ (ء ۵؍دسمبر ۱۹۶۱ء)

۸۔ دسمبر کو سیرالیون (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی تیرھویں سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی اس موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی ایک پیغام ارسال فرمایا جو پڑھ کر سنایا گیا (ء ۱۶؍فروری ۶۲ء)

۲۶؍دسمبر کو صبح آٹھ بجے جبکہ جلسہ سالانہ کے شروع ہونے میں صرف سوا گھنٹہ باقی تھا اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ؁

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پونے دس بجے صبح جلسہ گاہ میں تشریف لا کر احباب جماعت کو اس المناک وفات کی اطلاع دی اور جماعت کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ

"ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے
پاؤں میں ذرا بھی لغزش نہ آئے
اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے
آگے ہی آگے قدم بڑھاتے
چلے جائیں"

اس کے بعد آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر پڑھ کر سنائی اور پھر ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی (ضمیمہ الفضل ۲۸؍دسمبر ۶۱ء)

۲۷؍دسمبر کو آپ نے ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر جلسہ سالانہ میں تقریر فرمائی یہ تقریر بعد میں "در مکنون" کے نام سے شائع ہوئی اس کا ایک ایک لفظ روحانی تاثیر میں ڈوبا ہوا تھا (الفضل ۶؍جنوری ۱۹۶۲ء)

۲۸؍دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی املا فرمودہ اختتامی تقریر بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ہی پڑھ کر سنائی (الفضل ۲؍جنوری ۶۲ء)

۶۲-۱۹۶۱ء میں بھی آپ مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کے رکن خصوصی مقرر رہے۔ (الفضل ۲۰؍جنوری ۶۲ء)

صدی کے سر پر "مجدد" کے ظاہر ہونے سے کیا مراد ہے؟

ایک سوال کا جواب

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری

نجی مشن کی طرف سے یہ سوال آیا ہے کہ حدیث ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا سے ظاہر ہے کہ مجدد ہر صدی کے سر پر کھڑا ہوگا مگر بعض مجدد صدی کے سر پر ظاہر نہیں ہوئے مثلاً شیخ احمد سرہندی کی وفات ۱۰۳۲ ہجری میں ہوئی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ولادت ۱۱۱۴ ہجری اور وفات ۱۱۷۶ ہجری میں ہے۔ اس صورت میں ان کی بعثت "رأس مائۃ" یعنی "صدی کے سر پر" نہیں بنتی۔

الجواب

واضح ہو کہ پیشگوئی کے معنی وہی صحیح ہوتے ہیں جو واقعات کی شہادت سے ثابت ہوں ان دونوں مذکورہ مجددوں کا زمانہ دیکھ کر "رأس مائۃ" کی تعیین یہ قرار پاتی ہے کہ "صدی کے سر" سے مراد کہیں صدی کا آغاز ہوتا ہے اور کہیں صدی کا آخر اور "صدی کے سرے کی حد" سے مراد دونوں جانب میں "صدی کا سرا" ہے یعنی صدی کا آغاز بھی اور آخر بھی۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ۱۰۳۴ ہجری میں وفات پائی جس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے گیارہویں صدی سے ۳۴ سال کا زمانہ پایا اور گیارہویں صدی کے شروع میں ظاہر ہو چکے تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ کی وفات ۱۱۷۶ ہجری میں ہوئی جس سے ظاہر ہے کہ وہ بارہویں صدی کے آخری چالیس سالوں کے اندر بحیثیت مجدد موجود تھے۔

امام مہدی کے متعلق جو یقیناً مجدد امت ہیں مولوی نور الحسن خان ابن نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب "اقتراب الساعۃ" نامی میں لکھتے ہیں:۔

"ظہور مہدی علیہ السلام کا سات یا
نو یا تیس یا چالیس برس صدی سے
پہلے ہونا ان کے نکلنے کو "سر صدی"
پر مانع نہیں ہے اسی طرح تاخر آخر
مدت مہدی کا "رأس مائۃ" سے
مانع ان کے ظہور سے "سر صدی"
پر نہیں ہے۔"

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲ طبع بنارس ۱۳۰۹ھ)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ علمائے مجددین کی بعثت کے زمانہ کو دیکھتے ہوئے "رأس مائۃ" کے معنی واقعاتی شہادت سے یہی قرار دیتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ چالیس سالوں میں صدی کے آغاز میں یا چالیس سالوں میں صدی کے آخر میں مجدد موجود ہونا چاہیئے۔

گویا صدی کے سر سے مراد "صدی کا سرا" ہے اور صدی کے سرے دو ہوتے ہیں آغاز میں اور آخر میں اور ان دونوں میں سے کسی سرے میں مجدد موجود ہو وہ رأس مائۃ کا مجدد ہوگا۔

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجالس انصار اللہ میں اشاعتِ دین۔ تربیت نفوس۔ قرآن مجید۔ احادیث نبویہ صلعم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس اور دیگر روحانی کام جاری ہیں اور ہر مجلس اپنی وسعت اور ہمت کے مطابق اس کار خیر کی سرانجام دہی میں مصروف ہے مگر مرکز میں بعض مجالس کی طرف سے کارگزاری کی رپورٹ موصول نہیں ہوتی جس کی وجہ سے مرکز مجالس کی نیک مساعی سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ عہدیداران انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ بروقت رپورٹ کارگزاری بھجوانے کا اہتمام فرمادیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مرکز کی طرف سے گزشتہ ماہ کی رپورٹ کارگزاری بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے زعماء اس کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بھائی محمد یوسف سلمہ قریشی نے بی۔ ایس سی سال اوّل کا امتحان دیا ہے نیز خاکسار میسور اسٹیٹ سے (L.E.E) کامیاب ہے۔ ملازمت کی کوشش کر رہا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر سب احباب سے کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار:۔ ایم۔ اے حفیظ قریشی۔ ایل۔ سی۔ ای تیماپوری)

ہفتہ اصلاح وتربیت سے متعلق ایک رپورٹ

نظارت اصلاح وارشاد کی تحریک پر جماعتوں نے ۴ اپریل سے ۱۰ اپریل تک ہفتہ اصلاح و تربیت منایا۔ جماعت کراچی نے عمدہ پروگرام بنایا۔ اس کے متعلق میں خطبہ جمعہ میں ذکر کر چکا ہوں۔ جماعت کوئٹہ سے اس بارہ میں جو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ محمد عیسیٰ جان صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد لکھتے ہیں:-

"جناب کے ارشاد کے مطابق جماعت کوئٹہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیتی و اخلاقی ہفتہ منایا۔ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں نماز کی اہمیت اور اس کی ضرورت اور نماز باجماعت کی اہمیت کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریرات کی روشنی میں واضح کیا۔ اس کے علاوہ بعض احباب کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ جو صبح کی نماز اور عشاء کی نماز میں سب دوستوں کے گھروں میں جا کر ان کو نماز کے لئے مسجد میں آنے کی تلقین کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نمازیوں کی حاضری پہلے کی نسبت ترقی پذیر ہے۔ اور اب انشاء اللہ یہ کوشش جاری رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کرے ہماری جماعت سو فیصدی نماز پڑھنے والی ہو۔"

نظارت ہذا کے نزدیک جماعت کوئٹہ کی یہ رپورٹ عمدہ ہے۔ ابھی سب جماعتوں کی طرف سے ہفتہ اصلاح وتربیت کی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ امراء اور صدر صاحبان جلد سے جلد رپورٹیں بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

قائدین اضلاع ومجالس کی توجہ کیلئے

مجالس خدام الاحمدیہ ضلعی اور مقامی طور پر "تربیتی کلاسز" اور دیگر اجتماعات منعقد کر رہی ہیں۔ ان اجتماعات کے دوران مختلف مقابلہ جات بھی کروائے جاتے ہیں۔ اور مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے اول دوم آنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ نور بستاہ نے انعامات کے سلسلہ میں ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ تربیتی کلاس کے مختلف مقابلہ جات میں انعامات حاصل کرنے والے خدام کے نام سال یا چھ مہینہ کے لئے رسالہ خالد یا تشحیذ جاری کرا دئے ہیں۔ یہ طریق کار نہ صرف تربیتی لحاظ سے مفید ہے۔ بلکہ ہر ماہ رسالہ ملنے پر انعام یافتہ خادم یا طفل کو امتیاز حاصل کرنے کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اس لئے خاکسار جملہ قائدین اضلاع وقائدین مجالس سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی اس طریق کو رائج کر کے رسالہ خالد اور رسالہ تشحیذ کی اشاعت کو بڑھائیں۔ ایسی تمام مجالس کو رسالہ جات رعایتی قیمت پر دئے جائیں گے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسوں کی رپورٹیں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر تربیتی اجتماعات منعقد کئے جا رہے ہیں۔ جملہ قائدین سے گذارش ہے کہ وہ ان اجتماعات کی رپورٹیں جلد مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوا دیا کریں۔ تا کہ الفضل اور خالد میں شائع کرائی جا سکیں۔ الفضل اور خالد کے لئے رپورٹیں الگ الگ بھجوایا کریں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ ضلعداروں کی اسامیاں لاہور ریجن۔ تحریری امتحانات و انٹرویو۔ عرصہ ٹریننگ ۲ سال۔

تنخواہ دوران ٹریننگ -/۱۲۵۔ بعدہٗ تنخواہ گریجوایٹ ۱۷۵-۱۵-۳۲۵-۱۵-۴۰۰ ۔ شرائط: باشندہ اضلاع لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ درخواستیں بنام سیکرٹری ڈویژنل رکروٹنگ بورڈ لاہور ۳۰/۴ تک (پ۔ ٹ ۱۸/۴)

۲۔ ریسرچ کار اسسٹنٹس تنخواہ ۲۰۰ تا ۵۰۰۔ شرائط گریجوایٹ تجربہ یا جرنلزم باشندہ یا تعلیم یافتہ علاقہ کراچی۔ حیدرآباد۔ پشاور۔ کوئٹہ یا لائلپور۔ عمر ۲۵ سے اوپر درخواستیں ۳۰/۴ تک بنام ڈپٹی ڈائرکٹر بیورو آف نیشنل ریسرچ پاکستان سکرٹریٹ جیل روڈ راولپنڈی۔

پ۔ ٹ۔ ۱۸/۴ (ناظر تعلیم)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری و دیگر کلاسز میں داخلہ ۱۱ اپریل ۶۲ء سے شروع ہے۔ جو اس ماہ کے آخر تک رہے گا۔ خواہشمند احباب بکثرت اپنے بچوں کو داخل فرما کر سکول ہذا کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ لڑکوں کے لئے پانچویں تک اور لڑکیوں کے لئے آٹھویں تک انتظام ہے۔ بورڈنگ کا انتظام نہیں کیا جا سکا۔

ضروری تفصیلات دفتر سکول ہذا سے معلوم کی جائیں۔

- ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول۔

پتہ درکار ہے مکرم سلیم احمد صاحب ولد شیخ امیر علی صاحب سابق ساکن بنگلہ ۹ پی۔ اے۔ ایف ڈرگ روڈ کراچی نمبر وصیت ۱۶۰۵۷ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو مہربانی کر کے دفتر ہذا کو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تصحیح اخبار الفضل مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار ۲۱۳ میں نام کی غلطی ہو گئی ہے درست نام حسب ذیل ہے:-

محترمہ الحاجہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب امرتسری منڈی بہاء الدین ضلع گجرات

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ بیگم قریشی محمد اسحاق صاحب چاٹگام نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے -/۲۰ روپے ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:-

"بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے یہ درخواست ہے کہ میرے بچے عزیزم طاہر احمد اختر کے لئے جو اس سال ماہ جون میں ڈاکٹری کا فائنل امتحان ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی سے دے رہا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں اس کو کامیاب اور بامراد فرمائے۔" قارئین الفضل سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲۔ برادرم ہارون الرشید صاحب ارشد کو گرنے کی وجہ سے دائیں ٹانگ پر کافی چوٹ آئی ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم انہیں جلد صحت دے آمین۔

(معین الرشید۔ ہاشمی پروپرائٹر راشد سنز طارق آباد لائلپور)

۳۔ مکرم سید محمد سلیمان صاحب آف ڈھاکہ نے مبلغ تین ہزار روپیہ بطور چندہ تحریک جدید ادا فرمایا ہے۔ مشرقی پاکستان کے دوستوں میں مکرم سید صاحب کا چندہ امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے قارئین الفضل سے خاص طور پر ان کے لئے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آجکل مکرم سید صاحب کو ایک اہم معاملہ درپیش ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں آنمکرم کو کامیابی اور خیر و برکت عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید — ربوہ)

۴۔ مکرم و محترم چوہدری بشیر احمد صاحب مینیجر ماڈرن موٹرز لالہ راولپنڈی کی بیگم صاحبہ درد گردہ کی بیماری کی تکلیف کے باعث صاحب فراش ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے

(صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائیداد)

۵۔ مکرم حکیم حفیظ الرحمان حنیف سنوری صاحب نے مبلغ پانچ روپے چندہ برائے علاج نادار مریضان بھجوایا ہے۔ وہ آجکل ہاتھوں اور چہرہ پر پھنسیاں نکل آنے کی وجہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ لہذا احباب سے درخواست ہے کہ حکیم صاحب موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۶۔ خاکسار مادسمئی میں تبلیغ کے لئے بیرون پاکستان جا رہا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے میدان تبلیغ میں زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام و عمر نیز بجا لانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(روشن الدین احمد واقف زندگی وکالت التبشیر تحریک جدید ربوہ)

امانت تحریکِ جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے،

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ یہاں جمع کرائے، یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا"

(افسر امانت تحریک جدید)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد یا اس سے زائد روپیہ تحریک مدیہ کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و اجعلنا منھم۔

۲۲۶ - مکرم شیخ منور حسین صاحب ایڈووکیٹ وامیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین منجانب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. — ۳۰۰ روپے
۲۲۷ - جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بذریعہ خواجہ عبدالعزیز صاحب .. - ۳۴۸ "
۲۲۸ - مکرم سید عزیز الرحمٰن صاحب آف منصوری ڈھاکہ مشرقی پاکستان .. — ۳۲۵ "
۲۲۹ - " کیپٹن عبدالسلام صاحب سہیل سیالکوٹ منجانب مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم .. - ۳۰۰ "
۲۳۰ - " ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری .. - ۳۰۰ "
۲۳۱ - " لفٹننٹ کمانڈر منظور الحق صاحب بندر روڈ کراچی .. — ۳۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اپریل کا "تشحیذ الاذہان"

یہ رسالہ بہت خوبصورت ہے اس میں دینی معلومات بہت عمدہ ہیں کہانیاں اور لطیفے مزیدار ہیں علم انعامی اطفال الاحمدیہ سے متعلقہ اہم رپورٹ درج ہے امتحان قمر الاطفال کا کورس نصاب درج ہے الغرض یہ رسالہ اطفال احمدیہ کے لئے بہت مفید ہے اور دلچسپ ہوگا۔

والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کے لئے اس رسالہ کے خریدار بنیں۔

ہلال اطفال اور قمر الاطفال کے امتحان دینے والے اطفال کوشش کریں کہ وہ اپنے ساتھیوں اور دوستوں کو اس کا خریدار بنائیں تا وہ امتحان میں زیادہ نمبر لے سکیں۔

سالانہ چندہ صرف پانچ روپے مینیجر صاحب تشحیذ الاذہان کو آج ہی بھجوا دیں رسالہ آپ کے گھر پہنچ جائے گا۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مربیان و ناظمین اطفال

اگر آپ کے سب اطفال ۲۲ مئی کو ہونے والے امتحانات ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال، قمر اطفال۔ میں حصہ لیں گے تو یہ آپ کی زندگی کی علامت ہوگی ورنہ آپ جواب دہ ہوں گے پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے دوست منظر احمد ظافر متعلم سیکنڈ ایر ایف اے کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ان کا سالانہ امتحان یکم مئی سے شروع ہو رہا ہے احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (ریاض قمر فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی۔ ۲۵ اپریل کشمیری رہنما شیخ محمد عبداللہ نے پرسوں سری نگر میں کہا کہ کشمیر کے تنازعہ میں وادی کشمیر وجہ نزاع بنی ہوئی ہے آپ نے اعلان کیا کہ وادی کشمیر ناقابل تقسیم ہے دہلی کے انگریزی روزنامہ سٹیٹسمین کے سیاسی نامہ نگار سے گفتگو کے دوران شیخ محمد عبداللہ نے کہا کہ جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ ریاست جموں و کشمیر کو تقسیم کرنا تنازعہ کا کوئی قابل عمل حل نہیں ہے

شیخ عبداللہ نے کل حضرت بل کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ میں کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کا مطالبہ کرنے کے لئے نئی دہلی جا رہا ہوں۔ آپ نے عوام سے کہا ممکن ہے میرے پیچھے بعض لوگ آپ کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں لیکن آپ ان کے بہکانے میں نہ آئیں

•۔ راولپنڈی۔ ۲۵ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ شیر کشمیر شیخ عبداللہ کی رہائی سے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو نمایاں حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ سلامتی کونسل کے سترہ مارچ کے اجلاس کے بعد شیخ عبداللہ کی رہائی ایک اہم واقعہ ہے مسٹر بھٹو لندن جانے کے لئے یہاں سے کراچی روانہ ہونے سے پہلے چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے وزیر خارجہ نے کہا شیخ عبداللہ کی رہائی کے بعد کشمیریوں کی آواز پہلی بار ساری دنیا میں گونج رہی ہے۔ اور اب دنیا پر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اہل کشمیر اپنے حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں

آپ نے کہا کہ شیخ عبداللہ کی رہائی اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ کشمیری عوام جموں و کشمیر کو آزاد کرانا چاہتے ہیں مسٹر بھٹو نے کہا کہ کشمیری عوام کے شیخ عبداللہ کی رہائی اور حق خود ارادیت حاصل کرنے کے مطالبات ساری دنیا نے سنے اور دنیا اب اس امر کی قائل ہو گئی ہے کہ کشمیری اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کا جو مطالبہ کر رہے ہیں وہ مبنی بر انصاف ہے۔

•۔ نئی دہلی۔ ۲۵ اپریل۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کے صاحبزادے مسٹر طارق عبداللہ کا مراسلہ "نیویارک ٹائمز" میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے مسئلہ کشمیر کے بارے میں بھارتی موقف کو مکارانہ قرار دیا ہے اس مراسلہ میں انہوں نے اپنے والد کی ترجمانی کی ہے بھارتی اخبار "انڈین ایکسپریس" نے اس مراسلہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شیخ عبداللہ کے خیالات اب بھی وہی ہیں جو گیارہ سال قبل تھے جب انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ اب بھی ان کی رائے ہے کہ آزادانہ رائے شماری کی بناء پر مسئلہ کشمیر حل کیا جائے یا ایسی صورت ممکن ہے کہ کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دیا جائے!

کراچی:۔ ۲۵ اپریل۔ پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے درمیان باقاعدہ فضائی سروس ۲۹ اپریل سے شروع ہو جائے گی افتتاحی پرواز میں پی آئی اے کا طیارہ صحافیوں ٹریول ایجنسی اور دوسرے ممتاز احباب کو کراچی سے چین لے کر جائے گا۔ دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ آزمائشی پرواز ۲۷ اپریل کو ہو گی اس طیارے میں دو صحافی بھی سوار ہوں گے یاد رہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان فضائی معاہدہ پر گذشتہ سال اگست میں دستخط ہوئے تھے

•۔ لندن ۲۵ اپریل۔ لندن کے ہوائی اڈہ پر ایک روسی طیارہ کی آمد پر بڑے سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے یہ طیارہ ماسکو سے لندن پہنچا تھا اس میں "۹ ٹن دھات" موجود تھی خیال کیا جاتا ہے کہ دھات سونا تھی جس کی مالیت چالیس لاکھ پونڈ ہے لیکن ہوائی اڈہ۔ طیارہ، برطانوی سفارت خانہ۔ بنک آف انگلینڈ اور روسی سفارت خانہ کے حکام نے اس سلسلہ میں کچھ بتانے سے انکار کر دیا ہے

•۔ سری نگر:۔ ۲۵ اپریل۔ سری نگر میں نماز عید کے بعد شیخ عبداللہ کو ایک لاکھ روپے کی تھیلی پیش کی گئی شیخ صاحب سے وعدہ کیا گیا کہ انہیں کشمیری عوام کا موقف تسلیم کرانے کے لئے مزید چالیس ہزار روپے کی تھیلی دی جائے گی۔

•۔ عدن ۲۵ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے یمن کے دارالحکومت صنعا میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کو عدن سے نکلنا پڑے گا صدر ناصر نے کہا ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم برطانیہ کو دنیائے عرب کے تمام حصوں سے نکال کر دم لیں گے صدر ناصر یمن کے اچانک دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔

یاد رہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجیں گذشتہ ۱۹ ماہ سے یمن کے معزول امام کے خلاف جمہوریہ یمن کی مدد کر رہی ہیں صنعا ریڈیو نے صدر ناصر کی آمد کا اعلان کرتے ہوئے ان کی تقریر نشر کی صدر ناصر نے کہا ہم خون کی ندیاں بہا دیں گے اور قربانیاں دیں گے اور اسی طرح فتح یاب ہوں گے جس طرح متحدہ عرب جمہوریہ اور یمن میں کامیابی سے ہمارے قدم چومے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ صنعا کے چوک آزادی میں ہزاروں افراد نے صدر ناصر کو ان کے پہلے عام سے خطاب کرتے ہوئے نعرے لگاتے رہے "جمال۔ عدن کو آزاد کراؤ"

مشرقی پاکستان میں مجالس انصار اللہ کے اجتماعات

مشرقی پاکستان میں تاروا۔ احمد نگر اور ادو تھالی کے مقامات پر انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے ہیں ان اجتماعات میں شمولیت کے لئے مرکز سے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب اور مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان اجتماعات کی کامیابی اور ان کے مثمر ثمرات حسنہ ہونے کی درخواست دعا ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کے مالی سال کی سہ ماہی اوّل

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کی پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے اور مرکز کی طرف سے جملہ مجالس کو پہلی سہ ماہی کا حساب بھی بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی مجلس کو ابھی تک یہ حساب نہ ملا ہو تو مرکز میں اطلاع آنے پر دوبارہ بھجوایا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

زعماء مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کی مجالس اپنے بجٹ کا کم از کم ایک چوتھائی مرکز میں بھجوا چکی ہیں یا نہیں۔ اگر اس میں کمی رہ گئی ہو تو اسے جلد پورا کرنے کی فکر کی جائے۔ ہر قسم کے چندے بروقت وصول کئے جانے اور مرکز میں بھجوائے جانے ضروری ہیں جزاکم اللہ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

جماعتِ احمدیہ تاروا (برہمن بڑیا) مشرقی پاکستان کا

بتیسواں جلسہ سالانہ

جماعتِ احمدیہ تاروا (برہمن بڑیا) مشرقی پاکستان کا بتیسواں جلسہ سالانہ ۲۵۔ ۲۶ اپریل ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہو رہا ہے جس میں انشاء اللہ العزیز علماء سلسلہ اسلام و احمدیت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر تقاریر فرمائیں گے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس جلسہ کو کامیاب فرمائے اور اسلام کے حق میں اس کے شاندار نتائج ظاہر ہوں۔ (عبدالسلام بنگالی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ ربوہ احمد نگر اور چنیوٹ کا اہم تربیتی اجلاس

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے مجالس انصار اللہ ربوہ احمد نگر اور چنیوٹ کا ایک اہم تربیتی اجلاس مورخہ ۲۶ اپریل بروز اتوار بوقت چار بجے سہ پہر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں منعقد ہو رہا ہے اس اجلاس میں صدارت کے فرائض حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ادا فرمائیں گے۔

ٹھیک چار بجے مقام اجتماع میں نماز عصر ادا کی جائیگی۔ اس کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہو گی اور پونے سات بجے شام تک جاری رہیگی۔ مغرب کی نماز بھی جملہ احباب مقام اجتماع میں ہی ادا کرینگے جسکے بعد اجلاس برخاست ہو گا۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

نیز آپ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ قربانی کی اس غرض و غایت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اور پھر آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب نے اپنی زندگیوں میں عملاً کس شان سے پورا کر دکھایا۔ اس تعلق میں آپ نے علی الخصوص حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت نعمت اللہ خان صاحب شہیدؓ کی شہادت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے نیز تحدیث بالنعمت کے طور پر خود اپنا واقعہ بھی بیان کیا جبکہ دمشق میں آپ پر قاتلانہ حملہ کر کے آپ کو بُری طرح زخمی کر دیا گیا تھا۔ خطبہ کے بعد آپ نے دنیا میں اسلام کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ (آپ کے اس ایمان افروز خطبہ کا مکمل متن آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

درخواستِ دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ عرصے اعصابی تکلیف کے باعث بیمار چلی آ رہی ہیں۔ پچھلے دنوں علاج کی غرض سے آپ اپنے بیٹے سکواڈرن لیڈر ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب بقاپوری کے پاس پشاور تشریف لے گئی تھیں اور ان دنوں وہیں مقیم ہیں۔ ڈاکٹروں کے مشورہ سے علاج ہو رہا ہے۔ ٹانگ کی درد میں قدرے افاقہ ہے باقی عوارض بدستور ہیں۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—(۲)—

ہمارے ایک مخلص بھائی مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی واقف زندگی طالبعلم جامعہ احمدیہ کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بواسیر کا اپریشن ہوا ہے۔ ابھی تک وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی حالت بہت زیادہ دعاؤں کی محتاج ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (منصور احمد عمر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴